



کتاب مستطاب

مجمع القضاة

جلد سوم تا جلد سیزدهم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

در حالات مناقب حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

مترجم

سید المفسرین اذنیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قیام آباد

(مؤلف دوسو ستترہ کتب)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر
مطبع
کتابت
سال اشاعت
ہدیر

۱۲۰ روپے

ستمبر ۲۰۰۴ء

سید شبیبہ الحسن نقوی امروہوی

قریشی آرٹ پریس ناظم آباد علا کراچی

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد علا کراچی

یہ اشارہ پڑھے۔

فان تكن الدنيا تعد نفيسة
وان تكن الاموال للترك جمعها
وان تكن الارزاق قديما مقدرا
وان تكن الابدان للموت انشئت
عليكم سلام الله يا آل أحمد
فدار نواب الله أعلى وأنبأ
ثما بال متروك به آخر يبخل
فقللة حرص المرء في الكسب أجمل
فقتل امرئ بالسيف في الله أفضل
فاني أراني عنكم سوف أرحل

اگرچہ دنیا بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے
اگر مال جمع کر کے چھوڑنا ہی پڑے گا
اور اگر رزق مقسوم و مقدر ہے
اور اگر انسان مرنے ہی کے لیے پیدا ہوا ہے
لے آل احمد تم پر میرا سلام ہو
لیکن خدا کا ثواب اس سے اعلیٰ دار ہے
تو ایک آناد آدمی اس کے خرچ میں کیوں بخل کرے
تو پھر اس کے حاصل کرنے میں انسان کے لیے قلت حرص بہتر ہے
تو پھر اس کا قتل ہونا راہ خدا میں بہتر ہے
میں عنقریب دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں

منزل شرافت :-

جب یہ قافلہ منزل اشرف پر پہنچا تو لوگوں کو دوسرے ایک نخلستان نظر آیا نبی اسد
کے دو شخص جو آپ کے ساتھ تھے کہنے لگے ہم نے یہاں نخلستان کبھی نہیں دیکھا۔ امام نے پوچھا پھر تمہیں کیا نظر آیا ہے
انہوں نے کہا ہمارے خیال میں تو یہ نیزوں کی انیاں ہیں کوئی شکر ادھر آ رہا ہے۔ حضرت نے اپنے ساتھیوں کو تیار رہنے کا
حکم دیا۔ کچھ دیر نہ گزری تھی کہ حر کا شکر سامنے آگیا جس کے ساتھ ایک ہزار سپاہی تھے۔ نماز ظہر کا وقت آگیا تھا۔ حضرت
نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حر نے بھی نماز بجا عمت ادا کی۔ بعد فراغ نماز ظہر حر نے پوچھا آپ اس
طرف کیسے آئے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں ادھر نہیں آیا مگر تمہارے خطوط اور قاصدوں کے آنے پر پس اگر تم اپنے معاہدے
پر قائم ہو تب میں تمہارے شہر میں داخل ہوں گا اور اگر تم کو میرا ادھر آنا ناگوار ہے تو میں واپس جلا جاؤں گا۔ حر نے کہا والہ
مجھے علم نہیں کہ یہ خطوط کس نے اور کب لکھے ہیں۔ حضرت نے دو پختیلے خطوں سے بھرے ہوئے حر کے سامنے رکھ دیئے حر نے کہا کہ
ہم ان لوگوں میں سے نہیں جنہوں نے یہ خطوط آپ کو لکھے ہیں۔ مجھے تو ابن زیاد نے یہ حکم دیا ہے کہ جہاں کہیں آپ سے ملوں بغیر
کو نہ پہنچائے آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں۔ حضرت نے کہا کہیں تیری موت تو نہیں آئی ہے آخر طے پایا کہ حریک خط ابن زیاد کو لکھتا
ہے اس کا جواب آنے تک وہ بغیر کسی مداخلت کے حضرت کے ساتھ رہے گا۔

جب حر کا خط ابن زیاد کو ملا تو اس نے جواب میں لکھا جب میرا یہ خط تجھ کو ملے تو حسین کی راہ روک ادلیسی جگہ آتا رہو
غیر محفوظ ہو اور جہاں پانی کا نام و نشان نہ ہو اور میں نے قاصد کو حکم دیا ہے کہ وہ تجھ سے جب تک تو میرے حکم کی تعمیل نہ کرے
جب حر نے یہ خط حضرت کو سنایا تو آپ نے اپنے قافلے کو کوچ کا حکم دیا حر اور اس کے ساتھی حضرت کے ساتھ